اسلام کیا ہے؟

اسلام کا لفظ "س، ل، م" - سَلَم سے نکلا ہے - عربی زبان میں لفظ سَلَم جہاں بھی آجائے اسکے معنی امن و سلامتی، بچنے، محفوظ رہنے، مصالحت پانے اور فراہم کرنے کے ہیں۔ حدیث نبوی میں اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے:

ترجمہ: "بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

اسلام کا لغوی معنی خود امن و سکون پانا، دوسرے افراد کو امن و سلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ: "اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔"

اسلام کا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی و اطاعت اختیار کرنا بھی ہے - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا - ترجمہ: "اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا اسلام لاؤ (میرے سامنے گردن جھکا دو)، تو عرض کرنے لگے: میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سرتسلیم خم کر دیا۔"

اسلام صلح و آشتی پالینے کو بھی کہتے ہیں - ترجمہ: "اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔"

اسلام کا موضوع: اسلام کا موضوع انسان کے اعمال و افعال ہیں جن کے علم کو اصطلاحاً "علم الفقہ" کہتے ہیں۔

جو شخص خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اُسے مسلمان کہتے ہیں۔

leave the spaces between headings for neatness.

اسلام کے اصطلاحی معانی:

اسلام کو اسطرح بھی متعارف کروایا جاسکتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کر کے امن میں داخل ہونا یا اللہ کی خاطر اپنی خواہشات کو اُس کے مطابق کر دینا اسلام کہلاتا ہے

اسلام کے شرعی معانی:

شریعت کے اعتبار سے اپنی مرضی/رضامندی سے اللہ کے حکم کے تابع ہوتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا اسلام کہلاتا ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں ہے - آج ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے" - القرآن

ترجمہ: "تمہارے لیے تمہارا دین ہے، ہمارے لیے ہمارا دین ہے" - القرآن -

CamScanner

highlight the references.

حدیث جبرائیل میں ارشاد ہوا، "اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔ سب سے پہلے انسان اللہ اور اسکے رسول کی گواہی دے اور پھر ارکانِ اسلام پر عمل بھی کرے۔"

ایک اور جگہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، "ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کو قائم کرنے والی چیز نماز ہے۔"

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق "اسلام ایک توحید پرست دین ہے، جو ہمیں صرف نبیؐ کی طرف سے ملا ہے۔"

امام غزالی کے مطابق، "دینِ اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اسمیں ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد ہے۔"

اسی طرح مولانا صدرالدین الہٰی کہتے ہیں کہ اگر ہمیں دینِ اسلام سمجھنا ہے تو قرآن سے سمجھنا چاہیے۔

اسلام ایک عالمگیر دین:

اسلام کے مکمل ضابطہ حیات اور عالمگیر دین ہونے کی حیثیت رکھتا ہے جسمیں انسان کی پیدائش سے لے کر آخرت تک کے سفر کے متعلق ہر مرحلے کے اعتبار سے رہنمائی موجود ہے چاہے وہ انسان کا انفرادی معاملہ ہو یا معاشرتی، تعلیمی امور کے متعلق ہدایت درکار ہو یا عملی زندگی کے مسائل ہوں، اسلام ان سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلام کے مکمل اور عالمگیر ہونے کی گواہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ یہ نہ تو کسی خاص علاقے کیلئے آیا، نہ ہی کسی خاص قوم اور رنگ و نسل یا لسانی گروہ کیلئے اور نہ ہی کسی ایک مخصوص خطے کے لوگوں کیلئے بلکہ یہ تمام عالمِ انسانیت کیلئے یکساں رہنمائی اور ہدایت کا اولین ذریعہ ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

اسلام کی حقیقت اور خصوصیات کو سمجھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ یہ دین ہم تک فلسفیوں اور دانشوروں، ماہرینِ قانون، علمائے اخلاق و نفسیات کے ذریعے نہیں پہنچا بلکہ اللہ کے پیارے انبیائے کرامؑ کے ذریعے پہنچا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی تھی اور جن کا سلسلہ خاتم النبیین محمدؐ پر آکر ختم ہوا۔ وہ ہمارے تک اسلامی تعلیمات اور ہدایات خود اسلام کو لے کر آئے جس کے بعد اس میں اور اس کی تعلیمات میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن یہ آیت نازل ہوئی تھی:

ترجمہ: "آج ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔"

اسلام کی سب سے بنیادی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے"۔

مذہب اسلام کے ماخذ و مصادر دو ہیں، قرآن اور صاحب قرآن، انہیں دو عظیم چیزوں کے حوالے سے ہم مذہب اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کو ثابت کرتے ہیں۔ تو جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ قرآن کریم حق ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور محمد ﷺ اس کے سچے رسول ہیں، اس وقت تک اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہوا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

مفہوم: اگر تمہیں محمد ﷺ پر اتارے گئے قرآن کے بارے میں شبہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے تو اسی کے مثل فصیح و بلیغ ایک سورت بنا کر پیش کرو، اور اس کام میں مدد کے لئے اللہ کے علاوہ اپنے سارے حامیوں کو بلا لو، پھر بھی اگر تم قرآن کی طرح کوئی سورت نہ بنا سکو تو پھر اسکی حقانیت کو تسلیم کر لو ورنہ عذاب نار کیلئے تیار ہو جاؤ اور یہ بھی جان لو کہ تم اس کی نظیر پیش ہی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے جس کی مثل پیش کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اسلام کا تصورِ توحید:

اسلام کی سب سے بنیادی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ"

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے"۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب کوئی کام پسندیدہ ہوتا ہے تو اس کام کے کرنے والے بھی پسندیدہ ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی نمایاں خوبیوں میں سے اہم اسلام اور اس کا تصورِ توحید ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلام کی یہ خوبی ہمارے کلمے کا پہلا جز ہے۔ رسول ﷺ کے مطابق اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا ہے۔ عقیدۂ توحید کی اہمیت کو بیان کرنے کیلئے سورۃ اخلاص میں واضح طور پر اللہ کے ایک ہونے اور اسکے ہر چیز پر قادر ہونے کی وضاحت اچھے سے کی گئی ہے۔

keep the description of an argument brief and increase the no of arguments instead.

one reference is enough for a single heading.

ترجمہ:

"کہہ دو کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اسکا کوئی ہم سر/جوڑ ہے۔"

باقی مذاہب بھی اللہ تعالیٰ کی بات کرتے ہیں مگر شرک کے ساتھ۔ مسیحی بھی اللہ کو مانتے ضرور ہیں مگر وہ بھی اُس کی شان کے برابر اُس کے بھیجے ہوئے پیغمبر کو ٹھہراتے ہیں کہ وہ اسکی اولاد ہے (نعوذ باللہ)۔ صرف دین اسلام پورا کا پورا توحید کے گرد گھومتا ہے۔

توحید اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام اسلام میں جتنے بھی عقیدے ایمان توحید کی وجہ سے ہیں۔ ہمارا رسولوں پر ایمان لانا اللہ کی وجہ سے ہے۔ ہمارا آخرت پر ایمان لانا اللہ کی طرف سے ہے۔ ہماری ساری عبادات اللہ اور اُسکی واحدانیت کی وجہ سے ہے۔ جیسے اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا بھی شرک ہے۔

ترجمہ:

"(اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

ہماری ریاست کے نظام کی بنیاد بھی توحید پر کھڑی ہے۔ ہمارے ہر حال کا محور توحید ہی ہے پھر چاہے وہ سیاسی معاملہ ہو یا سماجی، ذاتی زندگی ہو یا معاشرتی۔ ہر فیصلہ توحید کے گرد ہی گھومتا ہے۔

- سیرت النبی میں علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں، "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔"
- سیرت النبی میں ایک جگہ ارشاد ہوا، "اسلام ایک عظیم و شیان قلعے کی مانند ہے اور اُس قلعے میں داخل ہونے کا تقاضہ توحید ہے۔"

اسلام مکمل ضابطہ حیات:

دین اسلام کی دوسری اور اہم ترین خوبی یہ ہے کہ یہ دین کامل ہے۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تمام کردی، اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس آیت مبارکہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں ماں کی گود سے لے کر قبر تک جتنے بھی مسائل اور معاملات درپیش ہو سکتے ہیں ان تمام مسائل کا تفصیلی حل مذہب اسلام نے پیش کردیا ہے۔

3 اسلام اور انسانیت :

انسان دوستی کا مطلب ہم دوسرے انسانوں کے لیے وہی سب چاہیں جو اپنے لیے چاہتے ہیں۔ جس طرح اپنی ذات کیلئے انسان، آرام، عزت، انصاف، آزادی اور ترقی چاہتا ہے ایسے ہی دوسرے انسانوں کیلئے چاہے۔ دوسروں کے جذبات اور حقوق کا احترام کرے۔ رسولِ انسانیت ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مسلمان نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کیلئے فائدہ مند ہو۔" یہاں پر یہ بات واضح کی جائے کہ انسانیت میں صرف انسانوں کے حقوق اور ان کا احترام شامل نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق، ان کے ساتھ حسن سلوک اور ماحولیاتی تحفظ کیلئے کام اور انتظامات کرنا بھی انسانیت میں شامل ہے۔

حدیث: مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق کے [illegible] فائق ہیں۔ *

اسلام کہتا ہے انسانیت کیلئے ضروری ہے کہ انسان سب کی بھلائی کیلئے کام کرے بغیر کسی تفریق کے۔ صدقہ جاریہ ایسی عبادت ہے جو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسلام میں انسانیت کا درس جہاں بھی آیا ہے وہاں اسکو افضل اور فلاح و بہبود سے منسلک کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے:

ترجمہ: مسلمان لوگ وہ ہیں جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے اسکے وہ دولت کو محفوظ رکھیں۔

عبادات میں سے ایک افضل عبادت زکوٰۃ ہے جو کہ انسانیت کے مختلف پہلوؤں میں کام آتی ہے۔ اسلامی ریاست کے حکمرانوں کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ زبردستی بھی زکوٰۃ کو اکٹھا کریں اور ان میں تقسیم کریں جو اس کے حقدار ہیں۔ انسانیت کی بہترین مثالوں میں افضل نبی ﷺ کی ہے جس کے بعد وہ کچھ کرنے اور نہ لوگ آئے جو انسانیت کی بہترین مثالیں قائم کر گئے جن میں عبدالستار ایدھی بابا خانا، ڈاکٹر رتھ فاؤ اور مدر ٹریسا کا نام سرِ فہرست ہے۔

* اگر آپ حالت جنگ میں بھی ہوں تب بھی سرسبز درخت کو کاٹنا ممنوع ہے۔
* اگر آپ بہتے دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہوں تو پانی کو ضائع نہ کریں۔
* ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر آپ پودا لگا رہے ہوں اور قیامت آجائے تب بھی پودا لگانا نہ روکو۔

too lengthy description

[illegible]:

زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کیلئے اسلام کی تعلیمات جاننا ضروری ہے جس کیلئے ایک حدیث میں ارشاد ہوا ہے: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"
آج دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو معاشرت انسانی کو کامل دستور دے سکے نہ صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس میں تمام مسائل کو حل کردیا گیا ہے اور قیامت تک جو بھی مسائل پیش آئیں گے ان سب کے لیے اصول اور ضابطے بھی متعین کردیئے گئے ہیں۔
اسلام انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ معاشرے میں رہنے کے انداز، سماجی زندگی کے اصول، ہمسایوں کے حقوق و فرائض سے لے کر ایک و مثال والدین، رشتہ داروں کے ساتھ میانہ روی اور شفقت سے پیش آنے کا درس دیتے ہوئے آگاہی فراہم کرتا ہے۔

4 اسلام اور عقیدۂ رسالت: تشبیہ:

عقیدۂ رسالت سے مراد نبی ﷺ کے آخر زمانہ ہونے پر یقین رکھنا ہے۔ یہ ہمارے کلمہ شہادت کا دوسرا جزو ہے۔ یہ نامکمل ہے جب تک کہ ہم ختم نبوت پر ایمان نہ لے آئیں۔
قرآن کریم میں ارشاد ہوا:
ترجمہ: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔"
حضور اکرم ﷺ ہمارے لیے علم کا ذریعہ بھی ہیں اور زندگی گزارنے کے بہترین انداز سکھانے کا وسیلہ بھی۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمارے لئے ایک بہترین مشعلِ راہ ہے۔ نبی ﷺ کی ذات ہمارے لئے قانون کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کبھی بھی اپنی طرف سے بات نہیں کرتے، وہ وہی بات کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔
کامیابی کے راستے سے لے کر، بہتر اور سیدھے راستے کے چناؤ کے ساتھ ساتھ صراطِ مستقیم پر چلنے کیلئے بھی نبی ﷺ کی ذات، ان کی زندگی / اسوۂ حسنہ کو دیکھنا اور اس پر پورے دل سے عمل کرنا ایک مکمل زندگی گزارنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
ترجمہ: "بہترین اسوۂ حسنہ پیغمبر کی ذات ہے۔"

5 اسلام دین یسر ہے:

دین اسلام کی اہم خوبی یسر ہے یعنی اس دین میں بہت سی آسانیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ترجمہ:** "اللہ تعالیٰ تم پر آسانیاں چاہتا ہے، دشواری نہیں"۔
ایک اور جگہ ارشاد ہوا **ترجمہ:** "اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات میں تخفیف کرنا چاہتا ہے، اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے"۔ یہ وصف اسلام کے تمام احکام میں آشکارہ ہے کیونکہ خالق ارض و سماء اپنے بندوں پر بے پناہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس نے جو بھی حکم دیا وہ بندوں کے فائدے اور ان کے دنیوی و اخروی زندگی کی آسانی اور فلاح و بہبود کیلئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بھی اپنے ہر قول و فعل کے ذریعے آسانیاں عطا فرمائی ہیں۔
ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ **ترجمہ:** "حضور ﷺ کو جب بھی دو امروں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے آسانی کو اختیار کیا"۔ لہٰذا دین اسلام آسانیوں اور انسانی زندگی کو بھرپور بنا کر دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی دکھانے والا واحد راستہ ہے۔

6 اسلام اور مقررہ احکام میں وقت و ضرورت کے لحاظ سے گنجائش:

اسلام کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہر موقع اور ضرورت کے اعتبار سے گنجائش فراہم کی گئی ہے جو کہ عبادات اور احکامات کی ادائیگی میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ مثلاً سفر میں وقت کی تنگی اور مشقت کا لحاظ کرتے ہوئے چار رکعت والی نمازوں میں دو رکعت کی رخصت دے کر صرف دو ہی رکعت باقی رکھی گئی۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **ترجمہ:** "جب تم زمین پر سفر کرو تو ایسی صورت میں نماز کو قصر کر کے پڑھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں"۔
اسی طرح اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اسلام اسے بیٹھ کر یا کسی بھی ممکنہ طریقے پر نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا **ترجمہ:** "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو لیٹ کر پڑھو"۔
اسی طرح اگر کوئی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو اسلام اسے رخصت دیتا ہے کہ پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ترجمہ: "پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی سے تیمم کرو"۔
اسی طرح بیشتر مثالیں اور ہیں جہاں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو گنجائش/رخصت عطا کر کے اپنے وسعت اور کشادہ ہونے کا واضح ثبوت دیا ہے۔

CS CamScanner

اسلام میں حرج و مشقت نہیں ہے :

اسلام میں جتنے بھی احکامات اور عبادات مقرر کی گئی ہیں ان میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ کوئی بھی امر ایسا نہ ہو جو بندوں کیلئے باعث حرج و مشقت ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ترجمہ: "اللہ نے تمہارے لئے دین میں کچھ حرج نہیں رکھا"۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا، **ترجمہ:** "اگر میں اپنی امت کیلئے باعثِ حرج و مشقت نہ سمجھتا تو ان پر ہر نماز کے وقت مسواک کو لازم قرار دے دیتا"۔

کسی عظیم مقصد کے حصول میں آنے والی پریشانیوں اور دشواریوں کو جدوجہد کہتے ہیں اور اس راہ میں ایک ایک قدم کو کامیابی کا زینہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن پاک کی ایک آیت کا مفہوم یوں ہے:

مفہوم: "احکامات کا پابند بنا کر اللہ یہ نہیں چاہتا کہ اسکے بندے مشکل میں پڑ جائیں بلکہ منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ بندے جسمانی و روحانی اعتبار سے تمام کمزوریوں سے پاک ہو کر تمام نعمتوں کے مستحق اور شکر گزار بن جائیں"۔ اسی طرح اسلام کی باقی عبادات جن میں روزے اور حج بھی شامل ہیں ہرگز انسان کو کسی بھی قسم کی دشواری میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے۔ روزوں میں بھی اللہ نے واضح طور پر آسانیوں کے ساتھ ساتھ قضا کی اجازت دے رکھی ہے یعنی کوئی بیمار ہو یا کسی اور وجہ سے روزے نہ رکھ پائے تو رمضان کے مہینے کے بعد قضا رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ اسی طرح حج یقیناً ایک مشقت والا عمل ہے لیکن اللہ نے اس کے مناسک/ارکان پورے کرنے میں بھی کوئی جلدی کا حکم نہیں دیا اور سب سے بڑھ کر اسے صاحب استطاعت پر فرض کیا تاکہ کسی کے بھی دل میں کوئی پریشانی کا سبب نہ بنے یہ عبادت۔

اسلام اعتدال اور وسطیت پر مبنی دین ہے :

اعتدال اور وسطیت دینِ اسلام کی ایک ایسی عظیم خوبی ہے۔ جو کہ ہر معاملے میں درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتی ہے یعنی اسلام نہ ہی شدت پسند ہے اور نہ ہی زیادہ تساہلی اور کوتاہی کا حکم دیتا ہے۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: **ترجمہ:** "ہم نے تم کو درمیانہ پن اختیار کرنے والی امت بنایا ہے تاکہ تم دوسری امتوں کے حق میں گواہ بن سکو"۔ اسلام نے نہ صرف زندگی کے تمام شعبوں میں درمیانی راستہ اختیار کرنے کی تلقین کی بلکہ غلو و تقصیر میں سے کسی ایک جانب جھک جانے سے منع فرمایا ہے۔ یہ بات سورۃ فاتحہ کی آیات سے واضح ہے جن کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے ہمیں واجبی حکم دیا گیا ہے تاکہ ہم نہ صرف کسی افراط و تفریط کے ہمیشہ حق اعتدال کی راہ پر گامزن رہیں بلکہ اپنے رب سے اس کی توفیق کے طالب بھی رہیں۔

CS CamScanner

قرآن میں سورہ فاتحہ میں آیا ہے، **ترجمہ:** "اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تو نے احسان کیا، ان کی راہ پر نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کی راہ پر"۔ چنانچہ میانہ روی اور اعتدال کا یہ ضابطہ ہمارے دین اسلام کے عقائد، اقوال و اعمال عبادات و معاملات میں واضح طور پر موجود ہے۔ عبادات کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی کے معاملات میں بھی جن میں مال خرچ کرنا، کھانا پینا حتیٰ کہ صدقہ و خیرات میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ نہ فضول خرچی کرو اور نہ ہی کنجوسی سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ترجمہ:** "اور وہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے آگے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ پر رہتے ہیں"۔

اسلام میں تخییر کا تصور:

اسلام کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اسکے مطابق باب احکام میں بندوں کو کسی ایک چیز کا پابند نہ بنایا جائے بلکہ چند امکانی صورتیں بیان کر کے کسی بھی ایک صورت پر عمل سے بندے کو بری الذمہ کر دیا جائے۔ اسلام کی یہ خصوصیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمانوں کی حیثیت اور ان کے عزت و شرف کو اجاگر کرتی ہے کیونکہ کسی حاکم کا اپنے ماتحتوں کو معاملات میں اختیار دینا ان کے محبوب ہونے کی دلیل ہوتی ہے اپنے بندوں کو اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کفارہ یمین (قسم) کے سلسلے میں تین چیزوں میں اختیار دیا ہے جن میں سے ایک دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، دوسرا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا اور تیسرا کسی ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ قرآن نے اس کو یوں بیان کیا: **ترجمہ:** "اللہ ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا، جس کا کفارہ توڑنے کی صورت میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا جیسا اپنے گھر والوں کو کھانا کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑا پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر ان اختیاری مسئلوں کو نہ کر سکو تو پھر لازمی طور سے مسلسل تین روزے رکھو"۔ اسی طرح سورۃ توبہ میں مصارف زکوٰۃ کے سلسلے میں آٹھ طرح کے افراد کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ اختیار دیا گیا ہے کہ چاہو تو ان میں سے کسی ایک ہی کو پوری زکوٰۃ دے دو، یا پھر تھوڑا تھوڑا سب کو دو، بہر صورت زکوٰۃ ادا ہو جائے۔ عقد نکاح کے سلسلے میں اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ترجمہ:** نکاح کرو اپنی پسند کی عورتوں سے۔ دو دو، تین تین، چار چار"۔ البتہ چار سے زیادہ کی ہرگز اجازت نہیں۔ اسی طرح نماز کیلئے پہلی صف کو اختیار کرنا اور روزہ کے افطار میں کھجور کا چنا و کرنا پسندیدہ عمل ہے۔

13

10 اسلام بطور دینِ فطرت:

اسلام انسانی فطرت کے عین مطابق اور انسانی مزاج سے ہم آہنگ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** "تو یکسو باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی سیدھا دین ہے"

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے بعد اسلام اپنے ماننے والوں کو نماز کا پابند بناتا ہے۔ قرآن میں ہے "اقیموا الصلوٰۃ": نماز قائم کرو۔ مگر یہ حکم حقیقت میں ان کی فطری آرزوں کی تکمیل ہے کیونکہ فطری طور سے ایک آدمی اللہ کی واحدانیت کو تسلیم کرنے اور اسی کو اپنا خالق و مالک ماننے کے بعد اس کے سامنے سرِ نیاز خم کر دینا چاہتا ہے۔ اسی طرح سے پردہ عورت کی فطرت اور اس کی نسوانیت کا جزو لازم ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بھی عورتوں کے تحفظ و بقا اور ان کے فطری حقوق کی پاسداری کے لیے پردے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** "اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

9/20

11 اسلام میں حُسنِ معاشرت کی اہمیت:

حسنِ اخلاق اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔ اچھے اخلاق سرخرو ہونے کی زندگی میں کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار حُسنِ اخلاق اور حُسنِ معاشرت پر زور دیا ہے۔ رسول ﷺ بذاتِ خود اور ان کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے حسنِ اخلاق کا بہترین اور سب سے اعلیٰ مثال ہے۔ حسنِ معاشرت اور اچھے اخلاق جہنم سے بچنے کا ایک اہم راستہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: **ترجمہ:** جو شخص آسان ہو، نرم دل ہو اور مسلمانوں سے قریب ہو اسکو اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے" یہ صفت رکھنے کے مالک ہی اعلیٰ اخلاق والے ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیشتر جگہ مختلف رشتوں اور مختلف لوگوں سے حسنِ معاشرت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے جس میں ماں باپ، شوہر بیوی، اولاد، رشتہ دار، مسافر یہاں تک کہ ہمسایوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے حسنِ معاشرت/اعلیٰ اخلاق کا درس دیا ہے اور یہی ہمیں اسوۃ حسنہ ﷺ سے بھی سبق ملتا ہے۔

improve the structure of the answer, by following recommendations.

also, improve the paper presentation and the references part.

start and end the answer with introduction and conclusion respectively.

CamScanner